REGD No. L.5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم سہ شنبہ — ۲۶ صفر ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ | ۲ اخاء ۱۳۳۵ھ ش | ۲ اکتوبر سنہ ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۳۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ یکم اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"نقرس کی کچھ تکلیف ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— درخواست دعا —

میرا سب سے چھوٹا بچہ عزیزم سید نعیم احمد شاہ سلمہ تعلیم کے سلسلہ میں ۵ اکتوبر کو "سلیشیٹ" سے عازم انگلستان ہو رہا ہے۔ میں تمام جماعت سے اور خصوصاً خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان سے عزیز کے بخیریت پہنچنے اور دینی و دنیاوی کامیابی کے ساتھ واپسی کے لئے درد دل کے ساتھ دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ میرے دونوں بڑے بچے بھی وہیں زیر تعلیم ہیں۔ ان سب کی بخیریت واپسی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ بیگم سید عزیز اللہ شاہ صاحب (مرحوم)

جماعت احمدیہ لاہور کی قرارداد

جماعت احمدیہ لاہور کے اجلاس مورخہ ۲۹/۹/۵۶ میں جو مکرم جناب امیر صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

ریزولیوشن

"پیغام صلح لاہور نے اپنے اداریہ ۸ اگست ۱۹۵۶ء میں لکھا ہے ":کاش میاں صاحب مسیح موعود کی نظروں سے نورالدین کو دیکھتے ان کی تحریرات کو پڑھتے اور خشیت الٰہی ان کے دل میں ہوتی۔ تو ایسے الفاظ ان کی زبان سے نہ نکلتے۔ جن کو کوئی غیرت مند احمدی برداشت نہیں کر سکتا۔"

یہ اداریہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے متعلق بہتان تراشی ہے کہ گویا حضور نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ ہر "غیرت مند احمدی" کے نزدیک پیغام صلح کا یہ الزام بہتان عظیم کی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو اپنا استاد اور حضرت مسیح موعودؑ کا پہلا خلیفہ تسلیم کرتے ہیں۔ سو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضور ان کے متعلق کوئی نازیبا الفاظ استعمال فرماتے۔ اور امر واقعہ یہی ہے کہ حضور نے قطعاً کوئی ایسا کلمہ استعمال نہیں فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ خود پیغام صلح سے تعلق رکھنے والے اکابرین حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ہی آپ کے متعلق گستاخانہ اور قابل اعتراض رویہ رکھتے تھے۔ آپ کو خلافت سے معزول کرنے کے لئے ان اکابرین نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ اور آپ کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے۔ حضرت مصلح الموعود اس وقت بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی طرف سے حق مدافعت ادا فرماتے رہے۔ اور ان اکابرین کے اعتراضات کا جواب دیتے رہے۔ اور آج وہی حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ساتھ دشمنی کرنے والے اکابرین اپنے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے فدائی ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور حضرت المصلح الموعود کو جو شروع سے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے حقیقی فدائی چلے آتے ہیں ان کی توہین کرنے والا کہہ رہے ہیں:

کوئی حقیقی غیرت مند مبائع احمدی "پیغام صلح" اور اس کے اکابرین کے اس بہتان کو سنکر برداشت نہیں کر سکتا۔ لیکن بعض ایسے لوگ جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں خاموشی سے اس الزام کو نہ صرف سنتے رہے ہیں۔ بلکہ اپنے رویہ سے انہوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ گویا وہ اہل پیغام کو اس الزام میں حق بجانب خیال کرتے ہیں۔ ایسے لوگ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے خلاف اخبارات میں اس الزام کی تردید شائع کرانے پر قادر نہ تھے۔ کیونکہ "الفضل" میں بہرحال ان کی تردید شائع ہو سکتی تھی۔ پس غیرت مند مبائع ہونے کی حیثیت سے جو ان کو کرنا چاہیئے تھا۔ وہ انہوں نے نہیں کیا۔ اور یہ ثبوت مہیا کیا ہے کہ وہ پیغام صلح کے اداریہ مذکورہ والے "غیرت مند" تو ضرور بنے ہیں۔ لیکن حضرت مصلح موعود کے ساتھ عقیدت خلوص اور عشق رکھنے والے غیرت مند مبائع نہیں بنے۔ پس ایسے لوگوں نے اپنے اس رویّے سے مبائعین کی جماعت سے خود عملاً خروج اور علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ جماعت احمدیہ کے مخالف اخبارات ایسے لوگوں کی طرف منسوب کر کے یہ بھی لکھ چکے ہیں کہ یہ لوگ عقیدتاً عزل خلیفہ اور ایک خلیفے کی زندگی میں آئندہ خلیفہ کی نامزدگی کے قائل ہیں۔ اور ان اخبارات کے اس پروپیگنڈا کی بھی ان کی طرف سے کوئی تردید نہ ہونا اس بات کو قطعی طور پر ثابت کرتا ہے کہ ایسے لوگوں کا تعلق مخالفین جماعت کے ساتھ تو ہے۔ لیکن حضرت المصلح الموعود اور جماعت مبائعین سے نہیں ہے۔

اندریں حالات جماعت احمدیہ مبائعین لاہور فیصلہ کرتی ہے کہ جن لوگوں کے نام ذیل میں درج ہیں۔ اور جو ہمارے نزدیک خود اپنے رویہ اور عمل سے اپنے آپ کو جماعت احمدیہ مبائعین سے علیحدہ اور خارج کر چکے ہیں۔ اور اپنے عمل سے ہی احمدی نہیں رہے۔ ان کے متعلق حضور اقدس کی خدمت مبارک میں درخواست کی جائے کہ چونکہ یہ لوگ اپنے عمل سے جماعت سے باہر ہو چکے ہیں۔ اس لئے نہ یہ ہمارے شہر کی جماعت کے فرد ہو سکتے ہیں۔ اور نہ ہی ان کو ہمارے شہر میں آئندہ کوئی جماعتی عہدہ دیا جائے۔ اس لئے حضور ہمارے اس فیصلہ کی منظوری عطا فرماویں کہ ان امور میں آخری فیصلہ حضور ہی کا ہو سکتا ہے۔

(۱) میاں عبدالوہاب
(۲) اللہ رکھا گھٹیالیاں والا
(۳) غلام رسول المعروف ۳۵
(۴) فیض الرحمٰن فیضی
(۵) حمید المعروف ڈڈا
(۶) عزیز الرحمٰن منگلا
(۷) عطاء الرحمٰن راحت
(۸) راجہ بشیر رازی
(۹) عبداللطیف بگم پوری
(۱۰) محمد یونس ملتانی

اس درخواست میں ہم صرف ان دس لوگوں کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں درخواست کرتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی اور ایسے لوگ ثابت ہوئے تو ان کے متعلق بھی عرض کیا جائے گا۔

ہم ہیں حضور کے غلام جملہ افراد جماعت احمدیہ لاہور بقلم خود
اسداللہ خان امیر جماعت احمدیہ لاہور

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

اس ریزولیوشن کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:۔

ایسا ہی ایک ریزولیوشن جماعت ربوہ نے بھی پاس کر کے بھیجا ہے وہ میں بعد میں بھجوا دوں گا۔ اس میں اور ناموں کا ذکر ہے چونکہ ہر جگہ کی جماعت مبائعین کو یہ حق ہے کہ اگر اپنے علاقہ میں رہنے والے کسی احمدی کی نسبت یہ شک کریں۔ کہ وہ جماعت

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ ر اکتوبر ۱۹۵۶ء

روزنامہ نوائے پاکستان کی ایک اور افتراء

روزنامہ "نوائے پاکستان" نے ایک اور جھوٹی خبر گھڑی ہے۔ جس کو اس نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۳ ر ستمبر ۱۹۵۶ء میں پہلے صفحہ پر نہایت نمایاں طور سے شائع کیا ہے۔ نوائے پاکستان کے الفاظ میں ملاحظہ ہو۔ لکھتا ہے:۔

"نمائندہ نوائے پاکستان مقیم ربوہ نے اطلاع دی ہے۔ کہ مرزائیوں کے آج کل خصوصی اجلاس نہایت رازدارانہ طریق پر منعقد ہو رہے ہیں۔ ان اجلاسوں میں یہ بات اکثر موضوع بحث بنی رہتی ہے۔ کہ آیا قادیانیوں کو پاکستان کے موجودہ وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی کی حکومت کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے یا نہ"

یہ خبر سراسر غلط اور خود ساختہ ہے۔ ربوہ میں نہ تو کوئی خفیہ اجلاس ہو رہے ہیں اور نہ جناب حسین شہید سہروردی کی وزارت کے متعلق چہ میگوئیاں ہوتی ہیں۔

جماعت احمدیہ خالصتہً ایک غیر سیاسی جماعت ہے۔ اور اس نے حکومت کے صوبائی یا مرکزی ردّ و بدل میں کبھی کوئی دلچسپی نہیں لی۔ اور نہ کسی سیاسی معاملہ میں دخل دیا ہے الا ماشاء اللہ۔ یہ اصول جماعت کا جزوِ ایمان ہے۔ کہ قانوناً قائم شدہ حکومت کے ساتھ نہ صرف وفاداری کی جائے۔ بلکہ تعاونوا علی البرّ کے قرآنی اصول کے مطابق اسکی حمایت کی جائے۔ جماعت کے اس اصول سے تمام دنیا واقف ہے۔ اور گواہ ہے۔ کہ جماعت ہمیشہ اسکی پابند رہی ہے۔

نوائے پاکستان نے ان اجلاسوں کی وجہ یہ بیان کی ہے۔ کہ

قادیانیوں کا کہنا ہے۔ کہ حسین شہید سہروردی سے یہ خطرہ دامنگیر ہے۔ کہیں وہ اپنے اقتدار میں ہمیں غیر مسلم اقلیت قرار نہ دے دیں۔

اس کی بنیاد نوائے پاکستان نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ایک پرانے خطبہ پر جو حضور نے ۳ ر جولائی ۱۹۵۳ء کو فرمایا تھا۔ اور جو المصلح کراچی ۱۴ ر جولائی ۱۹۵۳ء میں چھپا ہے۔ قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک خبر پر جو حسین شہید سہروردی کی کسی تقریر کے متعلق تھی۔ سرسری تبصرہ فرمایا تھا۔ اس خبر سے یہ تاثر لیا جاسکتا تھا۔ کہ انہوں نے اس تحریک کی شاید حمایت کی ہے۔ جس نے آخر فسادات پنجاب کی صورت اختیار کی اور جو مارشل لاء پر جاکر منتج ہوئی۔

یہ ایک وقتی بات تھی۔ دستور سازی کے دوران میں جو آپ نے تقریریں کیں۔ ان سے واضح ہے کہ انہوں نے اگر ایسی رائے کبھی ظاہر کی تھی۔ تو اب نہ صرف بدل لی ہے۔ بلکہ مولویوں کی حکومت میں دخل اندازی کے آپ سخت مخالف ہیں۔ ہم آپ کی ایک تقریر کا اقتباس روزنامہ تسنیم مورخہ ۱۴ ر فروری ۱۹۵۶ء کے اداریہ سے یہاں نقل کرتے ہیں۔ فھو ھذا:۔

"لیکن دقّت اس وقت پیش آتی ہے۔ جب آپ کو یہ فیصلہ کرنا ہو۔ کہ صدر ریاست اسلام کے کس فرقے سے تعلق رکھے۔ وہ حنفی ہو یا وہابی۔ شیعہ ہو یا قادیانی مسلمان۔ یہ فیصلہ کرنے میں وہ مشکل پیش آئیگی۔ جو پنجاب میں اس قدر خون خرابے کا باعث ہوئی تھی .... منیر تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق علماء کے درمیان مسلمان کی تعریف کے متعلق اتفاق نہیں پایا جاتا۔ یہ بات ملک میں انتشار اور الجھن پیدا کریگی۔ اور اس کا مطلب ان لوگوں کے سامنے سر ڈال دینا ہوگا۔ جو موقع و محل کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔" (روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ ۱۴ ر فروری ۱۹۵۶ء)

اس اقتباس سے واضح ہوجاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو جناب سہروردی سے کسی قسم کی شکایت نہیں۔ اس لئے جماعت کو ان باتوں کے ساتھ متہم کرنا جو نوائے پاکستان نے کہی ہیں۔ خدا ترسی پر محمول نہیں سمجھی جاسکتیں۔ ان کو یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ سمجھدار لوگ اس کی اشتعال انگیزیوں اور غلط بیانیوں سے دھوکا نہیں کھا سکتے۔

...... اپنی آنکھ کا شہتیر

روزنامہ تسنیم نے اپنی اشاعت ۱۸ ر ستمبر میں احمدیت کے خلاف اشتعال انگیزی کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے:۔

"اس شخص نے ربوہ میں ایک فسطائی حکومت قائم کر رکھی ہے۔ جو شخص بھی اس پر جہاں ذرا سا اعتراض کرے۔ اس کو سوشل بائیکاٹ اور مختلف قسم کی تخویف سے وہاں سے نکل جانے یا معافی مانگنے پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔"

اول تو یہ سراسر جھوٹ ہے۔ اور اس کا تسنیم کوئی ثبوت نہیں دے سکتا۔ مگر غور فرمایئے کہ یہ تسنیم وہ اخبار ہے۔ جو جماعت اسلامی کا سرکاری ترجمان ہے اور اسلامی جماعت وہ ہے۔ جس کے امیر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب ہیں۔ جن کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ "اسلامی پارٹی کے لئے اقتدار پر قبضہ کرنا ناگزیر ہے۔" اور جنہوں نے اپنی ایک معرکۃ الآراء تقریر میں جو روئیداد جماعت اسلامی حصہ اول کی زینت ہے۔ مسلمانوں کو یہ دھمکی دی ہے اور یہ اعلان کیا ہے۔ کہ

"ہر شخص کو قدم آگے بڑھانے سے پہلے خوب سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ کس خارزار میں قدم رکھ رہا ہے۔ یہ وہ راستہ نہیں ہے۔ جس سے آگے بڑھنا اور پیچھے ہٹ جانا دونوں یکساں ہوں۔ یہاں پیچھے ہٹنے کے معنی ارتداد کے ہیں۔" (روئیداد جماعت اسلامی حصہ اول)

اس کا مطلب صاف ہے۔ کہ جماعت میں داخل ہوکر کوئی شخص باہر نہیں جاسکتا۔ اور مودودی صاحب کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ "اسلام میں ارتداد کی سزا قتل ہے" جیسا کہ انہوں نے اپنے رسالہ "اسلام میں مرتد کی سزا" میں (نعوذ باللہ) قرآن کریم۔ احادیث رسول اللہ صلعم۔ آثار صحابہؓ اور تعامل ائمہ سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ احمدیت کے خلاف اشتعال انگیزی کے جوش میں یہ لوگ سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ اور دوسروں کی آنکھ کا تنکا دکھانے کے لئے اپنی آنکھ کا شہتیر تک نہیں دیکھ سکتے۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے مقامی جلد تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

بعض جماعتوں میں ابھی تک مجالس انصار اللہ قائم نہیں ہوئیں۔ جس کی وجہ سے ان جماعتوں میں ابھی تک تنظیم جاری نہیں ہوسکی۔

ویسے بھی جماعتوں میں تنظیم انصار اور خدام کا قائم نہ ہونا صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ۸۱۸ الف کی خلاف ورزی ہے۔ کیونکہ اس قاعدہ کی رو سے جماعت کا کوئی عہدہ دار مقرر نہیں ہوسکتا۔ جب تک وہ ان مجالس کا ممبر نہ ہو۔ جن جماعتوں میں ابھی تک یہ مجالس قائم نہ ہوئی ہوں۔ ان جماعتوں کے عہدہ داروں کا انتخاب میں آنا بے قاعدگی میں داخل ہے۔ ویسے بھی ان تنظیموں کے عدم قیام کے باعث ان کے دائرہ عمل میں رکاوٹ پیدا ہورہی ہے۔

اس لئے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت مقامی کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ جن جن جماعتوں میں ابھی تک مجلس انصار اللہ قائم نہ ہوئی ہوں۔ چالیس یا اس سے زائد عمر کے احباب جو بلحاظ عمر انصار میں داخل ہیں۔ ان کو جلد جمع کرکے اپنی صدارت میں قیام مجلس انصار اور ان ہی میں سے عہدہ داران انصار کا انتخاب کروا کر بہت جلد دفتر ہذا میں اطلاع بھجوادیں۔ ہر ایسی جماعت میں مجلس انصار اللہ قائم ہوسکتی ہے۔ جہاں پر کم از کم تین رکن انصار کے ہوں۔ ان میں سے ایک کو زعیم مقرر کیا جائے۔ جس جماعت میں تعداد بیس ارکان کی ہو۔ تو زعیم کے علاوہ زعیم کی مدد کے لئے سیکرٹری منتخب کیا جانا چاہیئے اور جہاں پر تعداد بیس سے زائد ہو۔ وہاں پر زعیم اور چار مہتمم صاحبان ذیل کا انتخاب عمل میں لایا جائے۔ یعنی مہتمم عمومی۔ مہتمم مال۔ مہتمم اصلاح و ارشاد۔ مہتمم تعلیم و تربیت۔

نوٹ:۔ عہدہ دار انصار ایسے انتخاب میں آنے چاہئیں۔ جو مخلص دینی اثر اور سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی لینے والے ہوں۔ (قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ)

درخواست دعا

ہمشیرہ خالہ زاد ہمشیرہ عبدالوہاب بیگم صاحبہ ضیاؔ بنت قاضی محمد عبداللہ صاحب ضیاؔ سابق ناظر ضیافت اہلیہ عبداللطیف خاں صاحب دفتر پرائیویٹ سکرٹری سالٹی سینی ٹوریم میں زیر علاج ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔ مگر کمزوری بہت ہے۔ سیدہ نعیم فہیم صاحبہ بنت سید محمد سعید صاحب کافی عرصہ سے بیمار تھیں۔ اب ان کی صحت بھی خدا کے فضل سے بہتر ہورہی ہے۔ کمزوری زیادہ ہے۔ احباب و بزرگان سلسلہ و درویشانِ قادیان۔ ان ہر دو کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (کرامت اللہ دفتر وکیل القانون ربوہ)

خلافت لائبریری ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں

سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا خط

ذیل میں مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا خط درج کرتے ہیں۔ جو آپ نے دمشق سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھا۔ فیضی صاحب اپنے خسر کا یہ خط اچھی طرح پڑھ لیں۔

سیدنا المحسن حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۵۶ء کل عصر کے وقت ملا جس کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ فیضی صاحب نے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ مجھے دمشق اس غرض سے بھجوایا گیا ہے۔ کہ نعوذ باللہ انتخاب خلافت میں میرا اثر و تعلق نہ رہے۔ یہ ناپاک خیال صریحاً عداوت پر دلالت کرتا ہے۔ اور اس کے یہ معنے ہیں کہ حضور نے خواہ کتنا ہی بڑا احسان فرمایا اسکے پیچھے کوئی نہ کوئی ادنےٰ غرض چھپی ہوگی۔ شائبہ ایمان رکھنے والے ایک عام انسان کا ذہن بھی ایسا خیال قبول نہیں کر سکتا۔ حضور کا مقام تو ارفع و اعلےٰ ہے۔ عقل و فکر کا مالک انسان بھی ایسا خیال نہیں کر سکتا۔ سوائے اس کے کہ شرارت طبع ہو۔ اس قسم کا اظہار درحقیقت مجھ سے دشمنی ہے۔ میں نے اور میری اہلیہ دونوں نے الگ الگ اپنی ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ اور اب اس تحریر کے ذریعہ بیزاری کا اعلان کرتا ہوں۔ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کا خاندان ہمیشہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے وفادار رہا ہے، اور یہی خواہش اور دعا ہے کہ اس وفاداری کی نعمت سے ہمیشہ متمتع رہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اس خاندان کا کوئی فرد بھی ایسے ناپاک خیال کو اپنے دل میں نہیں لائے گا میرے اہل بیت کا یہاں آنا حضور کا سراسر محسنانہ سلوک ہے اہل ربوہ کو معلوم ہے کہ مرکز سے میری غیر حاضری حضور کو گوارا نہ تھی دمشق میں جب حضور گذشتہ سال تشریف لائے۔ تو میرے عرب رشتہ داروں نے حضور سے درخواست کی۔ جسے حضور نے قبول فرمایا اور میری اہلیہ کی بھی دیر سے آرزو تھی۔ اور پھر ان عرب کی خواہش اور درخواست پر آخر مجھے یہاں آنے کی نہ صرف اجازت دی گئی بلکہ ہر قسم کی سہولت بہم پہنچائی گئی۔ جس کا میں اور میرے خاندان کے سارے افراد تہ دل سے ممنون ہیں۔ یہ محض حضور کی کرم فرمائی تھی۔ اسے اور رنگ دینا خباثت ہے میرا دل و دماغ ایسے خیال کو دھکے دیتا ہے۔ اور میں بذریعہ خط ہذا اس سے سخت نفرت اور بیزاری کا اعلان کرتا ہوں۔

خاکسار زین العابدین ولی اللہ

نزیل دمشق مورخہ ۲۳/۸/۵۶

حضور ایدہ اللہ کی صداقت اور موجودہ فتنے کے متعلق

چند خواب

نواب دین صاحب چنیوٹ کا خط

سیدی و آقائی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عرصہ پندرہ یوم ہوا کہ خاکسار نے یہ خواب دیکھا کہ ایک سرسبز سا علاقہ قادیان کے علاقے جیسا ہے فصلیں وغیرہ بھی ہیں۔ وہاں بڑا شور پڑ گیا کہ بھیڑیا آ گیا بھیڑیا آ گیا اس شور پر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بھی آ گئے۔ وہ سب سے آگے کھڑے ہیں بھیڑیا میاں صاحب کی طرف جا رہا ہے۔ اس کی شکل انسانوں جیسی ہے۔ میرا لڑکا سلیم الدین بھی اس کی طرف جا رہا ہے اور ڈرتا نہیں ہم سب ڈر رہے ہیں۔ میاں صاحب بالکل نہیں گھبرائے۔ اس بھیڑیے کی داڑھی بھی ہے انسان نما ہے مگر اسے بھیڑیا ہی کہتے ہیں۔ یہ بھیڑیا میاں صاحب کی طرف آ رہا ہے۔ اور سب کے دل میں خیال ہے کہ اب میاں صاحب نہیں بچیں گے مگر جب میاں صاحب کے وہ قریب گیا۔ تو انہوں نے اسے پکڑ کر گلے پر چھری پھیر دی۔ مگر اس کا خون نہیں نکلا۔ اور سب سمجھے کہ یہ مر گیا جب میاں صاحب نے اسے چھوڑا تو وہ اٹھ چلا۔ تب ہم حیران ہیں کہ یہ کیا ہوا تب میاں صاحب مسکرائے اور فرمایا یہ مر چکا ہے۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔ والسلام ناچیز غلام

نواب دین ٹرنک ساز چنیوٹ

بابو عزیز دین صاحب پنشنر ظفروال کا ایک خواب

حضرت اقدس حضرت خلیفۃ المسیح المصلح موعود

السلام علیکم۔

پندرہ بیس سال کی بات ہے ماہ رمضان میں میں نے ایک رویا دیکھا تھا۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کا جو کام آپ کے سپرد کر رکھا ہے اس کی اینسپکشن کے لئے آئے ہیں اور مسجد اقصےٰ قادیان کے مینار کے اوپر مقیم ہیں۔ حضرت عیسےٰ اس مینار میں کچھ فاصلہ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ رسول پاک کی موٹر یا ہوائی جہاز کے ذمہ وار معلوم ہوتے ہیں۔ آپ بھی مینار پر آئے ہیں۔ پہلے حضرت مسیح موعود سے مصافحہ کیا ہے۔ حضرت اقدس نے آپ کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیتے ہوئے حضرت پاک محمد مصطفےٰ کے ہاتھ میں دیا اور کہا کہ میرا محمود آ گیا۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ آپکا محمود ہے تو ہمارا نہیں۔ یعنے تائید کی کہ ہمارا بھی محمود ہے۔ حضور مشعل کو جو آگے تھی بغور دیکھ رہے ہیں۔ جب آپ نے حضرت عیسےٰ کی طرف دھیان کیا تو وہ کھڑے ہو گئے اور مصافحہ کیا۔ پھر آپ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اتنے میں رسول پاک محمد مصطفےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کہا کہ خیال رکھنا ہم نے سورج چڑھنے سے پہلے دہلی ضرور پہنچنا ہے۔ چونکہ حضرت محمد مصطفےٰ اور مسیح موعود کی پیٹھ مغرب کو تھی اس لئے آپکا منہ سیدھا مغرب کو تھا آپ نے فوراً کہہ دیا کہ حضور سورج تو نکل رہا ہے اور میں نے بھی دیکھا کہ قادیان سے مغرب کی طرف نہر کے قریب سورج نکل رہا ہے شعاعیں بہت دور تک ہیں۔ اور اصل سورج بھی چاند ہلال کے مطابق نکلا ہوا ہے۔ حضرت محمد مصطفےٰ فوراً کمر بستہ باندھنے لگے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چار چیزیں دو انڈیپینڈنٹ ۲ اور دو کر بانیں دیں کہ ایک تو ۲ حضرت میاں شریف احمد صاحب کے ملئے اور ایک انڈیپینڈنٹ حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے سے اور ایک تلوار اور انڈیپینڈنٹ آپ کے سے ہے پھر دیکھا کہ آپ اپنی موٹر پر سوار ہو گئے ہیں جو مسجد اقصےٰ کے پرانے گنبد پر تھی اور ہوائی جہاز کی شکل میں تبدیل ۲۲ ہو کر ہم نے محلہ دار الرحمت تک جاتے دیکھا۔

قافلہ قادیان کے متعلق نہایت ضروری اعلان

حکومت ہندوستان نے مقررہ تاریخوں میں قافلہ کی اجازت نہیں دی

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی

ابھی ابھی ہوم سیکرٹری حکومت مغربی پاکستان لاہور کی طرف سے تار موصول ہوئی ہے کہ حکومت ہندوستان نے مجوزہ تاریخوں میں قافلہ قادیان کی اجازت دینے سے اس بنا پر انکار کر دیا ہے کہ یہ دن دسہرہ کے تہوار کے دن ہیں۔ اس بنا پر ہوم سیکرٹری صاحب نے تار میں لکھا ہے کہ کوئی اور مناسب تاریخیں تجویز کر کے درخواست دی جائے اور کافی وقت پہلے سے اطلاع دی جائے۔ لہٰذا دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ فی الحال قافلہ کی موجودہ تاریخوں کو منسوخ سمجھیں اسکے بعد جو تاریخیں مقرر ہوں گی۔ اس کا اخبار کے ذریعہ اعلان کر دیا جائے گا۔ میں قادیان کے دوستوں کو بھی تار کے ذریعہ اطلاع دے رہا ہوں اور انہیں یہ بھی لکھ رہا ہوں کہ اگر ان کے لئے ممکن ہو تو حکومت ہندوستان کے افسروں کو تحریک کر کے ان تاریخوں کو بحال کرانے کی کوشش کریں۔ لیکن فی الحال قافلہ کے متعلق وہی صورت سمجھی جائے۔ جو اوپر درج کی گئی ہے۔ فقط والسلام

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۹/۹/۵۶

الٰہی جماعتوں میں منافقین کا وجود

جماعت کو ہوشیار اور چوکس رہنے کی ضرورت

(از مکرم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب ڈھاکہ)

فتنہ منافقین کی تفصیلات دوستوں کے سامنے آچکی ہیں۔ اور مزید تفصیلات سامنے آرہی ہیں۔ مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس بارہ میں یہ فیصلہ فرمایا۔ کہ ان منافقین کی کارروائیاں جماعت کے سامنے آجاویں۔ اس کا یہ فائدہ ہوگا۔ کہ جماعت کو پتہ لگ جائیگا۔ کہ ان لوگوں نے پہلے کیا کیا۔ اور ان کے کیا ارادے تھے۔ اور اس کے بعد جب بھی کوئی اس قسم کی سازش ہوگی۔ اس کے مقابلہ کے لئے جماعت کا ہر فرد تیار رہے گا۔ انسان کو جب دشمن کے حملہ کا طریق اور پھر جس جہت سے وہ حملہ ہوتا ہے۔ وہ معلوم ہو۔ تو پھر وہ اس کا مقابلہ اچھی طرح سے کر سکتا ہے۔ اس سے پہلے بھی جب بعض لوگوں کے بارہ میں ثابت ہوگیا۔ کہ انہوں نے خلافت کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے۔ تو ان کو حضور نے مناسب تحقیق کے بعد کوئی کارروائی فرمائی۔ مگر چونکہ اس فتنہ کی اور پھر اس کارروائی کی تفاصیل لوگوں کو معلوم نہ تھیں۔ اس سے ان لوگوں نے یا پھر ان کے رفیقوں نے یہ پراپیگنڈا کرنا شروع کردیا۔ کہ در اصل ان کا قصور تو کوئی نہیں تھا۔ یہ تو فلاں امیر جماعت یا فلاں ناظر یا کارکن نے حضور کو دھوکا دے کر سزا دلوادی ہے۔ اور پھر ایک ایسا طبقہ پیدا ہونا شروع ہوگیا۔ جو کہ ان سے اندرونی طور پر ہمدردی رکھنے لگا۔ اور اس آگ نے آہستہ آہستہ پھر سلگنا شروع کردیا۔ اور بجائے اس کے کہ وہ فتنہ ختم ہو جاتا۔ وہ اندر ہی اندر سے اپنی جڑیں پکڑنے لگا۔ بہت سے ایسے معاملات تھے۔ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے کمال ستاری سے ان لوگوں کی پردہ پوشی کی۔ جو کہ اپنی کارگذاریوں کی وجہ سے ناقابل عفو تھے۔ اور اگر ان کی کارروائیاں لوگوں پر عیاں ہو جاتیں۔ تو وہ جماعت کو دھوکا نہ دے سکتے۔ کس کو علم نہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی اولاد سے حضور نے کتنی شفقت کا سلوک کیا۔ اور پھر ان کی کوتاہیوں کی کلی طور پر ستاری کی۔ لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلا۔ بجائے اس کے کہ وہ اس بات کے شکر گذار ہوتے۔ انہوں نے اس بات سے فائدہ اٹھایا۔ اور سادہ طبع احمدیوں کو دھوکہ میں ڈالنے کی کوشش کی۔ خود وہ مظلوم بنے اور حضور کو ظالم ظاہر کیا۔ اگر یہ باتیں جماعت کے سامنے پہلے آجاتیں۔ تو سادہ طبع احمدی اس فتنہ سے بچ جاتے۔ حضور نے ایسا کیوں کیا۔ وہ اس لئے کہ حضور کو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے بہت محبت تھی۔ اور پھر ان کی وجہ سے آپ کی اولاد سے بھی۔ آج حضور کی خلافت کو چالیس برس سے زیادہ ہو چکے ہیں۔ اور اس چالیس سال کے عرصہ میں حضور نے کوئی ایسا اقدام نہیں کیا۔ جو کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کی اولاد کے خلاف پڑتا ہو۔ لیکن جیسا کہ حضور نے اپنے ایک اعلان میں بیان کیا ہے۔ موجودہ کارروائی جو ہوئی۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کے مطابق ہے۔ اور اس الہام کا علم حضرت خلیفہ اول رضؓ کو بھی تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ بات اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا حصہ نہ ہوتی۔ تو اس موقعہ پر بھی حضور ان لوگوں سے وہی سلوک کرتے جو کہ ان سے پہلے کیا گیا تھا۔ آج جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی محبت کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کی اپنی کارروائیاں اور سازشیں الفضل کے ذریعہ سے ہمارے سامنے آرہی ہیں۔ کیا یہی وہ لوگ نہ تھے۔ جو حضرت خلیفہ اول رضؓ کو ہر رنگ میں تنگ کرتے تھے اور کہتے تھے۔ کہ انہوں نے ہی ان کو خلیفہ بنایا ہے۔ اس لئے انہیں کی بات پر حضور کو کان دھرنا ہوگا۔ اور بالآخر حضور کو معزول کرنے کی سازش بھی انہوں نے ہی کی۔ اصل بات یہ ہے انسان کی فطرت یا ظرف بدل نہیں سکتا۔ ان لوگوں نے اس شخص کے ساتھ کچھ کمی نہ کی تھی۔ جس کو انہوں نے امام آخر الزمان مانا۔ اور جس شخص کو خدا نے اس زمانہ کے لئے آخری ہدایت بنا کر بھیجا۔ جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی زندگی میں تنگ کیا۔ اور پھر آپ کی وفات کے بعد حضورؑ کو حضورؑ کے حقیقی مقام سے گرانے کی کوشش کی۔ ان سے اور کیا امید ہو سکتی ہے۔ ان کو نہ حضرت مسیح موعودؑ سے حقیقی تعلق تھا۔ اور نہ حضرت خلیفہ اولؓ سے۔ اور ان کی دشمنی جو حضرت خلیفہؓ ثانی سے ہے۔ وہ تو اظہر من الشمس ہے۔ جس نور الدین رضؓ کو وہ کھلے بندوں بُرا بھلا کہتے تھے۔ آج اگر ایک ایسے ہسپتال کا نام نور ہسپتال نہیں رکھا جاتا۔ جو کہ بالکل نئی جگہ بنایا گیا۔ تو ان کی رگِ حمیت بھڑک اٹھتی ہے۔ مگر عقلمند یہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ حبّ علیؓ نہیں بلکہ بغض معاویہؓ ہے۔

ہر دینی جماعت میں منافق ہوتے ہیں۔ اور ہوتے رہے ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں بھی یہ لوگ موجود تھے۔ پھر آپؐ کے خلفاءؓ کے زمانہ میں بھی موجود تھے۔ انہی کی وجہ سے اسلام میں تفرقہ پڑا۔ اور ایسی تلوار نکلی۔ کہ پھر بند نہ ہوئی۔ اب اگر یہ احمدیہ جماعت میں موجود ہیں۔ تو کوئی عجب نہیں۔ اس وقت ضروری یہ بات ہے۔ کہ جماعت ان لوگوں کی کارروائیوں سے آگاہ ہو۔ تاکہ یہ روحانیت کے رہزن ان کا وہ متاع جس کو انہوں نے اپنی جانوں۔ اپنے مالوں۔ اپنی اولادوں کی قربانی سے اکٹھا کیا تھا۔ لوٹ نہ لیں۔ احمدیت کی خاطر ایک بھائی نے بھائی کو چھوڑا۔ ماں نے بیٹے کو چھوڑا۔ اولاد نے باپ اور باپ نے اولاد کو۔ الغرض قریبی سے قریبی رشتہ داری کو اس کے مقابلہ میں قربان کردیا گیا۔ اگر آج یہ لوگ اس متاع کو لوٹ لیں۔ تو یہ ایسا نقصان ہے۔ جس کی تلافی کبھی نہیں ہو سکتی۔ احمدیت کے لئے دنیا تو چھوڑی ہی تھی۔ آخرت بھی خراب ہوئی۔ چونکہ بہت سے سادہ طبع احمدی اس ملمع سے واقف نہیں۔ اس لئے یہ ضروری ہے۔ کہ جس حد تک ممکن ہو۔ ان کو آگاہ کردیا جاوے۔ کہ یہ لوگ آپ کی روحانی دولت کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ میں نے عام طور پر دیکھا ہے۔ کہ اس قماش کے لوگ جب کسی احمدی سے ملتے ہیں۔ تو پہلے اندازہ کرتے ہیں کہ یہ کس قسم کا آدمی ہے۔ ایک حصہ تو جماعت کا ایسا ہوتا ہے۔ کہ اُن کے ساتھ تو ان کو بات کرنے کی جرأت ہی نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہاں کامیابی کا کوئی راستہ ان کو نظر نہیں آتا۔ ان لوگوں کو خدا نے ایسی دوربین نظر دی ہوتی ہے۔ کہ بغیر اس علم کے کہ مخاطب کون ہے۔ ان کی روح کو علم ہو جاتا ہے کہ یہ کون ہے۔ اس لئے فوراً اس کے حملہ کے دفاع کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور اگر مخاطب بظاہر کوئی معقول بات بھی کرتا ہے۔ تو وہ سوچتے ہیں۔ کہ اس کے پیچھے کیا غرض کام کر رہی ہے۔ مثلاً جیسے ہی اس نے کہا۔ کہ دیکھئے یہاں کے کارکن کیسے ہیں۔ کہ حضور کے گھر کے پیچھے اتنا کوڑا پھینکا ہوا ہے۔ تو ان کو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ان کی روح نے اسکو ٹھیک طور پر خطرہ سے آگاہ کیا تھا۔ اس بات کا مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ یہ شخص حضرت خلیفۃ المسیح کے خلاف بلاواسطہ بات بھی کس حد تک برداشت کر سکتا ہے۔ لیکن اگر ان کا مخاطب کوئی سیدھا سادھا آدمی ہو۔ تو جہاں اس نے یہ کہا۔ کہ یہاں ان کارکنوں نے سستی کی ہے۔ تو وہ فوراً آگے چلتے ہیں۔ اور کہتے ہیں دیکھئے آخر کارکن بھی تو انسان ہیں۔ سستی ہو ہی جاتی ہے۔ ایک کام ہو تو اور بات ہے۔ آخر دن رات دیواروں کے اوپر سے گند اگر پھینکا جائے گا۔ تو کس طرح صفائی رہ سکتی ہے۔ ظاہری طور پر یہ بھی معقول بات تھی۔ اور اگر سننے والا اس پر بھی ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کرتا۔ تو اسے مزید تسلی ہو جاتی ہے۔ اور وہ سادگی سے کہتا ہے۔ حضور کو خود تو دینی کاموں سے فرصت نہیں ملتی۔ دن رات جماعت کا کام کرتے ہیں۔ اور حضور کی صحت بھی خراب ہے۔ لیکن حضور کے گھر والوں کو چاہیئے۔ کہ اس بات کا خیال رکھیں۔ جب اس بات پر بھی کوئی احتجاج نہیں ہوتا۔ تو اس منافق کو تسلی ہو جاتی ہے۔ کہ یہ پھل تیار ہے۔ اور وہ باتوں باتوں میں اپنا زہر اگلتا جاتا ہے۔ لیکن ساتھ اپنی حضور سے عقیدت بھی بیان کرتا جاتا ہے۔ بالآخر اسے اتنی جرأت ہو جاتی ہے۔ کہ حضور کے خلاف بھی گند اچھالنا شروع کر دیتا ہے۔ پھر اس کے لئے راستہ خالی ہوتا ہے۔ اس کے بعد اسی معاشرہ کا جب دوسرا آدمی ان صاحب سے ملتا ہے۔ تو وہ بھی اسی قسم کی باتیں کرتا ہے۔ اور ایک سیدھا سادھا آدمی ان منافقین کو سچا سمجھنے لگ جاتا ہے۔ یہ تو ایک مثال بیان کی گئی ہے۔ لیکن یہ لوگ تو کئی بھیس میں آتے ہیں۔ کبھی وہ ناظروں کو برا بھلا کہیں گے کبھی ربوہ کے لوگوں کے خلاف بات کریں گے۔ کبھی وہ حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان کے کسی فرد کے خلاف بات کریں گے۔ اور ظاہری طور پر وہ ایسی بات کریں گے۔ کہ بہت معقول نظر آئے گی۔ مگر یہ تو پہلا ہی قدم ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ خلیفہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور پھر وہ اپنی باتوں سے خلیفہ کو نعوذ باللہ ظالم ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی یہ کہتے ہیں کہ جماعت کا روپیہ ضائع ہو رہا ہے۔ القصہ کوئی ایک معین بات نہیں۔ شیطان کو جتنے حربے یاد ہیں۔ وہ سب استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ کوئی منافق جب بغیر کسی لمبی تمہید کے کسی سے خلافت کے خلاف بات کرنا شروع کردے۔ تو اس کا یہ مطلب ہے کہ مخاطب کو بھی منافق اور بے ایمان ہی سمجھتا ہے۔ اور جتنی جتنی تمہید لمبی ہو۔ اتنا اتنا اس کے خیال میں مخاطب کا ایمان زیادہ ہے۔

ہر احمدی کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ جہاں اس قسم کے آدمی سے ملاقات ہو تو فوراً مندرجہ ذیل باتوں کی طرف اپنا خیال مبذول کرائے۔

(۱) ایسی بات کرنے والا چندوں وغیرہ میں کیسا ہے؟

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

"قدرت ثانیہ" سے مراد خلفاء کا سلسلہ ہے

از مکرم سیّد احمد علی صاحب سیالکوٹی مولوی فاضل مقیم ڈیرہ غازیخان

(۲)

۲۔ اخبار الحکم مذکور (۲۲ راگست ۱۹۰۸ء ص۵) میں لکھا ہے کہ :۔

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس وصیّت کی تکمیل اور تعمیل کے لئے قدرت ثانیہ کے مظہر اول حضرت خلیفۃ المسیح نے اخبارات میں اعلان کر دیا ہے"۔

۳۔ حضرت میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی نے دسمبر ۱۹۰۸ء کے سالانہ جلسہ پر تقریر میں فرمایا کہ :۔

"اب قدرت ثانیہ کا جو مظہر اول ہمارے درمیان قائم ہوا ہے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود ہے ۔ ۔ ۔ ۔ اب یہ خلافت اولیٰ جو قائم ہوئی ہے اس قدرت ثانیہ کے فیض سے حصہ لینے کے لئے نہایت ہی سچا اور صحیح ذریعہ ہے اور اب جو کچھ فیض ہماری حذبات پر اللہ تعالےٰ سے ہم کو ملتا ہے۔ اس کا پہلا مظہر یہی خلافت اولیٰ ہے"۔

(اخبار بدر ۲۸ رجنوری ۱۹۰۹ء ص۵ رپورٹ جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۰۸ء ص۴۵ مرتبہ مولوی محمد علی صاحب سیکرٹری)

۴۔ اسی جلسہ سالانہ ۱۹۰۸ء کے موقعہ پر غیر مبائع ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے تقریر میں کہا کہ :۔

"میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے حضرت حاجی حرمین شریفین حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح نے حضرت ابوبکر کا پورا نمونہ دکھایا" (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۹۰۸ء ص۹۵ مرتبہ مولوی محمد علی صاحب سیکرٹری اخبار بدر ۱۴ رجنوری ۱۹۰۹ء ص۱۰)

۵۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے تقریر میں کہا کہ :۔

"دوستو! میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ابوبکر کو دیکھا ہے نور الدین کی شکل میں"

(اخبار بدر ۱۴-۲۱ اپریل ۱۹۱۰ء ص۸)

۶۔ جناب مولوی محمد احسن صاحب امروہی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ کی بیعت سے قبل ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو ایک خط میں لکھا کہ :۔

"میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ آپ صدیق ثانی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ والذی جاء بالصدق وصدق بہ اول جملہ کے مصداق حضرت مسیح موعود تھے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس وقت تم ہی اول مصداق صدق بہ کے ہو۔ اور بمنزلہ حضرت صدیق اکبر ہو۔ اور اللہ تعالےٰ کے دین اور جماعت احمدیہ میں اس کے نائب ہو"۔

(اخبار بدر ۹۔ جون ۱۹۰۸ء ص۷)

۷۔ پھر اخبار پیغام صلح لاہور (۱۹ رجنوری ۱۹۵۲ء ص۳) میں لکھا ہے کہ :۔

"جہاں حضرت مولانا نورالدین صاحب قدرت ثانیہ متذکرہ الوصیت کے مظہر اول ثابت ہوئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہاں حضرت مولانا محمد علی صاحب اس قدرت ثانیہ کے مظہر دوم ثابت ہوئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خدا تعالےٰ نے انجمن اور تمام قوم کو یکجہتی سے حضرت مولانا مولوی صدر الدین صاحب کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وصیت کا مظہر سوم تسلیم کرنے پر اکٹھا کر دیا"۔

۸۔ ان تمام تصریحات کے بعد میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا اپنا فیصلہ اور ارشاد بھی پیش کر دیتا ہوں کہ شاید کوئی سعید فطرت فائدہ اٹھائے۔

(۱) حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ نے ملتان میں ایک شہادت کے دوران میں فرمایا کہ :۔

"میں حضرت مرزا صاحب کا خلیفہ اول ہوں اور جماعت احمدیہ کا لیڈر ہوں"۔

(اخبار بدر قادیان ۱۱ اگست ۱۹۱۰ء ص۳)

(ب) احمدیہ بلڈنگس لاہور میں تقریر کرتے ہوئے اکابر غیر مبائعین کو بالخصوص بتا دیا کہ :۔

"جس طرح ابوبکرؓ اور عمرؓ خلیفہ ہوئے رضی اللہ عنہما۔ اسی طرح پر خدا تعالےٰ نے مجھے مرزا صاحب کے بعد خلیفہ کہا"

(اخبار بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء ص۴)

حرف آخر

ان نمونۃً پیش کردہ تصریحات سے روز روشن کی طرح ظاہر و باہر ہے کہ "قدرت ثانیہ" مندرجہ رسالہ الوصیت سے نہ صرف سلسلہ خلافت مراد ہے اور حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ "قدرت ثانیہ" کے "مظہر اول" یعنی "خلیفہ اول" اور شخصی خلافت کے حامل وجود تھے بلکہ حضرت "خلیفہ اول" رضؓ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مثیل یعنی صدیق ثانی بھی تھے۔ اب غیر مبائعین کو سوچ وبچار اور غور و فکر اور خوف خدا کو کام میں لا کر دیکھنا چاہیئے کہ کیا جماعت احمدیہ اور خود حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ کا اپنے آپ کو "خلیفہ اول" کہنا اور "خلافت اولیٰ" اور "قدرت ثانیہ" کے "مظہر اول" بار بار کہنا اس بات کا حتمی اور یقینی ثبوت نہیں کہ آپ کے بعد "قدرت ثانیہ" مندرجہ "الوصیت" کے مطابق "خلافت ثانیہ" اور خلیفہ دوم اور قدرت ثانیہ مظہر دوم اور حضرت عمرؓ کے مثیل "فضل عمر" کا بھی شخصی خلافت کی صورت میں وجود تسلیم کرنا ضروری ہے۔

ورنہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مانتے ہوئے اور اکابر غیر مبائعین کا یہ صاف اعلان کرتے ہوئے کہ

(الف) "حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا"

(بدر ۲۔ جون ۱۹۰۸ء)

(ب) "مرید مرید نہیں رہ سکتا جب تک اس کا اعتقاد پیر کامل نہ ہو"

(پیغام صلح ۳۱ مارچ ۱۹۱۴ء)

پھر آپ کے بعد "خلافت ثانیہ" اور "خلیفہ ثانی اور قدرت ثانیہ کا "مظہر دوم" اور مثیل عمرؓ کو "فضل عمر" تسلیم نہ کرنا آپ کی صریح مخالفت اور نافرمانی نہیں تو اور کیا ہے؟ اور وہ قدرت ثانیہ کا مظہر دوم وہی وجود پاک ہے کہ جس کی خلافت کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبران کی کثرت نے بھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حسب سابق تسلیم کر لیا تھا۔ چنانچہ خود مولوی محمد علی صاحب فرما چکے ہیں کہ :۔

"زیادہ حصہ مجلس معتمدین کا صاحبزادہ صاحب کی بیعت شدہ تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پندرہ ممبروں میں سے نو ان کے مرید"

(پیغام صلح ۵ رمئی ۱۹۱۴ء)

؎ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہو

ولادت

مورخہ ۲۵/۹/۵۶ کو خدا تعالےٰ نے چوہدری عطاء اللہ خاں صاحب انسپکٹر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی مرحوم کا نواسہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی زندگی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

(محمد اسلم قریشی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

۲۔ آج یکم اکتوبر بروز شنبہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے میرے لڑکے عزیزم قاضی عزیز احمد انچارج لاؤڈ سپیکر ربوہ کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ مولود کو نیک اور خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار قاضی محمد نذیر پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

الفضل کا حصّہ

ہر انسان اپنی خوشی کی تقاریب پر اپنی طاقت سے اور توفیق سے بڑھ کر خرچ کیا کرتا ہے بعض لوگ تو ایسے مواقع پر قرض اٹھا کر بھی خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتے

آپ کی ان خوشی کی تقاریب میں کئے جانے والے سینکڑوں روپوں کے خرچ میں اخبار الفضل کا بھی ایک حصہ ہوتا ہے۔

آپ

ایسے مواقع پر کسی مستحق کے نام روزنامہ الفضل یا خطبہ نمبر جاری کروا کر الفضل کا حصہ ضرور ادا کیجئے

(مینیجر الفضل)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

جیسا کہ اس سے قبل الفضل اور رسالہ خالد میں اعلانات کے ذریعہ اطلاع دی جاچکی ہے ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر مدنظر رکھنے ضروری ہیں اور ان کے مطابق عمل کر کے مقررہ تاریخوں تک مرکزی دفتر میں اطلاع دینی ضروری ہے۔

(۱) انتخاب نائب صدر مرکزیہ:۔ اس اجتماع پر نائب صدر مرکزیہ کا انتخاب بھی ہوگا جس میں صرف نمائندگان مجالس ہی حصہ لے سکیں گے موقع پر ہی نام تجویز کئے جائیں گے۔ اس کے لئے بھی وہی شرائط ہیں جو دیگر عہدہ داروں کے انتخاب کے لئے ہیں۔

(۲) نمائندگان:۔ شوریٰ اور انتخاب نائب صدر کی تقاریب میں صرف نمائندگان مجالس حصہ لے سکیں گے۔ ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھیج سکتی ہے۔ اس لئے جملہ مجالس اپنی تعداد کے لحاظ سے نمائندگان کا انتخاب کریں اور ان کے ناموں سے جلد از جلد دفتر میں اطلاع بھجوا دیں۔

یہ امر یاد رہے کہ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوگا۔ مگر وہ اسی تعداد میں شامل ہوگا جس کی کسی مجلس کو اجازت ہے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے قائد مقامی خود اجتماع میں شامل نہ ہو سکے تو وہ اپنی جگہ کسی اور کو نامزد نہیں کرسکتا۔ پھر متبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔

(۳) اجتماع میں شمولیت:۔ سالانہ اجتماع میں جملہ خدام کو شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس لئے جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ مقامی اراکین خدام الاحمدیہ میں تحریک کریں کہ وہ اجتماع میں شامل ہوں۔ چونکہ مرکز نے تعداد افراد کے لحاظ سے اپنے انتظامات کرنے ہوتے ہیں۔ اس لئے مجالس کی طرف سے ۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء تک ایسے خدام کی تعداد سے مرکز میں اطلاع آجانی ضروری ہے۔ جو اجتماع میں شامل ہو رہے ہوں تا انتظامات اس اندازہ کے مطابق کئے جائیں۔

(۴) چندہ اجتماع:۔ مرکزی انتظامات ابھی سے شروع کئے جاچکے ہیں۔ مگر ان کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ سالانہ اجتماع کا چندہ مقررہ شرح کے مطابق ابھی سے وصول کرنا شروع کر دیں اور ساتھ ساتھ مرکز میں بھجواتی رہیں۔ یہ امر ذہن نشین رہے کہ ہر رکن کے لئے شرح کے مطابق چندہ اجتماع کی ادائیگی نہایت ضروری ہے۔ بعض خدام یہ سمجھ لیتے ہیں کہ چونکہ وہ اجتماع میں شامل نہیں ہو رہے۔ اس لئے چندہ اجتماع کی ادائیگی ان کے لئے ضروری نہیں۔ یہ خیال درست نہیں ہے۔ چندہ اجتماع کی ادائیگی ہر رکن مجلس کے لئے ضروری ہے۔ اور اس کی شرح حسب ذیل ہے۔

ایک سے ۷۵ روپیہ تک آمد رکھنے والے ہر خادم سے ایک روپیہ -/۷۶ سے -/۱۵۰ تک آمد رکھنے والے ہر خادم سے ڈیڑھ روپیہ۔ -/۱۵۱ سے -/۲۰۰ روپیہ تک آمد رکھنے والے ہر خادم سے دو روپیہ۔ -/۲۰۰ سے زائد آمد رکھنے والے ہر خادم سے ہر سو یا سو کی کسر پر ایک روپیہ مزید۔

(۵) نشان رکنیت:۔ ہر خادم کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنا نشان رکنیت (بیج) ضرور لگائے اجتماع کے موقعہ پر اس کی خاص نگرانی ہوگی۔ جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ مقامی طور پر اس کی پڑتال کریں کہ کیا ان کی مجلس کے ہر رکن کے پاس خدام الاحمدیہ کا بیج موجود ہے۔ اگر بیج موجود نہ ہو تو مرکز سے منگوالیں۔ ایک بیج کی قیمت صرف تین آنے ہے۔ بذریعہ پارسل یا وی پی منگوائے جاسکتے ہیں۔ مگر ڈاک کا خرچ منگوانے والے کے ذمہ ہوگا۔

(۶) چونکہ اجتماع میں اپنے بنائے ہوئے خیموں میں رہائش ہوگی۔ اس لئے آنے والے خدام کو اس کے لئے ضروری سامان ساتھ لانا چاہیئے۔ ایک خیمہ کے لئے مندرجہ ذیل سامان کی ضرورت ہوتی ہے۔ دو عدد دو تہیاں یا چار کھیس۔ چار لاٹھیاں۔ آٹھ کھونٹیاں اور رسی۔

(۷) خدام کو اپنا کفیلہ مع ضروری سامان مکمل رکھنا چاہیئے۔ ایک خادم کے سامان میں مندرجہ ذیل اشیاء کی موجودگی ضروری ہے۔

تھیلہ، پلیٹ۔ گلاس یا مگ۔ پٹی ۴ انچ چوڑی ۲ گز لمبی یا ۱۰×۳۰×۴۰ انچ کا تکون رومال۔ پنسل۔ بھنے ہوئے چنے۔ رسی۔ چاقو۔ سوئی۔ دھاگہ۔ دیا سلائی۔ ایک موٹی چھڑی اگر سہولت ہو تو ٹارچ بھی رکھنی چاہیئے۔

(۸) ورزشی مقابلے:۔ اس مرتبہ مندرجہ ذیل ورزشی مقابلے ہوں گے۔

ا۔ اجتماعی مقابلے:۔ کبڈی۔ والی بال۔ فٹ بال۔ میرو ڈبہ۔ رسہ کشی۔

ب انفرادی مقابلے:۔ ۱۰۰ گز، ۲۲۰ گز، ۴۴۰ گز کی دوڑیں۔ لمبی چھلانگ اونچی چھلانگ۔ کلائی پکڑنا۔ گولہ پھینکنا۔

ج۔ پیچ و ذہانت۔ پیغام رسانی مشاہدہ و معائنہ۔

شرائط:۔ ٹیموں کے داخلہ کے لئے آخری تاریخ ۱۵ اکتوبر ہے۔ اسی طرح انفرادی مقابلوں میں شامل ہونے والوں کے نام بھی ۱۵ اکتوبر تک پہنچ جانے ضروری ہیں۔ اس کے بعد آنے والے ناموں کو (ٹیموں یا افراد) صرف نائب صدر صاحب کی خاص منظوری کے بعد ہی شامل کیا جاسکے گا۔

(۹) علمی مقابلے:۔ حسب سابق حسب ذیل علمی مقابلے ہوں گے۔

(۱) حفظ قرآن مجید (۲) ترجمہ قرآن مجید (۳) مطالعہ کتب احادیث (۴) مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۵) مضمون نگاری (۶) تقریری مقابلے۔

ان تمام مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام کے نام ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء تک دفتر میں آجانے ضروری ہیں۔ تقریری اور تحریری مقابلے کے لئے مندرجہ ذیل عنوان ہوں گے۔

تحریری مقابلے	تقریری مقابلے
۱۔ اقوام کی ترقی اور تنزل کے اسباب	۱۔ احمدی نوجوانوں کے فرائض
۲۔ صلحائے اسلام کا طریق تبلیغ	۲۔ سادہ زندگی۔
۳۔ خدام الاحمدیہ کا پروگرام قرآن و حدیث کی روشنی میں	۳۔ فاستبقوا الخیرات
۴۔ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ۔	۴۔ قوموں کی ترقی میں افراد کا دخل۔
۵۔ پاکستان شاہراہ ترقی پر۔	۵۔ علم و عمل۔
۶۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق	۶۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کا عشق۔

(۱۰) ایک نہایت ضروری بات جو اس سلسلہ میں قائدین مجالس کو مدنظر رکھنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ جن امور کے بارہ میں مرکز نے مقررہ تاریخوں تک اطلاع منگوائی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے بارہ میں علیحدہ علیحدہ کاغذ پر لکھ کر اطلاع دینی چاہیئے۔ ایک ہی کاغذ پر مختلف امور کے متعلق اطلاع نہ دی جائے اور نہ ہی ان کے بارہ میں کسی رپورٹ فارم پر کچھ لکھا جائے۔ کیونکہ ہر شق کے لئے علیحدہ فائل ہیں اور ان میں متعلقہ کاغذات کا ہونا ضروری ہے امید ہے مجالس اس طرف توجہ رکھیں گی۔

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ سے توقع ہے کہ وہ مندرجہ بالا امور کی ہر شق کے مطابق عمل کر کے مرکز میں بروقت اطلاع دیں گی اور اپنے اس سالانہ اجتماع کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں گی اور زیادہ سے زیادہ خدام اپنے اجتماع میں شریک ہو کر اس کے فوائد اور اس کے برکات سے مستفید ہوں گے۔ اور اپنے آقا کا کلام خود اپنے کانوں سے سن کر اپنے ایمان کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں گے۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک مستعد محنتی اور خوشخط کلرک کی فوری ضرورت ہے اسامی مستقل ہے۔ میٹرک پاس کو تنخواہ -/۵۰ روپے جمع -/۱۵ روپے مہنگائی الاؤنس دی جائے گی خواہشمند احباب جلد از جلد اپنی درخواستیں معہ مقامی امیر صاحب کی سفارش کے دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں بھجوا دیں یا خود آکر خاکسار سے ملیں۔

ابوالمنیر نورالحق معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

تلاش گمشدہ

محمد فاروق خان (دہم کلاس گورنمنٹ ہائی سکول بالاکوٹ ضلع ہزارہ سابقہ سرحد) ولد ملک امان خانصاحب احمدی الیاڑی آف بالاکوٹ و برادر مولوی عمر خطاب خانصاحب مولوی فاضل۔ رشید احمد خان ولد محمد موسیٰ خاں صاحب احمدی نعمانی آف بالاکوٹ ضلع ہزارہ سابقہ سرحد و برادر نذیر احمد صاحب شاد بی اے گھر سے بغیر اطلاع غائب ہیں۔ اگر کسی کو علم ہو تو اطلاع دیں گھر میں سخت پریشانی ہے۔ ان کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔ انہیں چاہیئے کہ فوراً آجائیں۔

نذیر احمد شاد مکان ۱۲ چشتی گلی ۲ بچہ بیدی محلہ لاہور

ولادت:۔ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو خدا تعالیٰ نے $\frac{9}{56}$ ۔۴ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب بچہ کی درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔

(چوہدری) عبدالحمید کارکن دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ

الٰہی جماعتوں میں منافقین کا وجود

(بقیہ صفحہ ۴)

(۲) اس کا ملنا جلنا کیسے لوگوں سے ہے ایسے لوگوں سے تو نہیں جن پر منافقت کا شبہ کیا گیا ہو۔

(۳) اس کو کوئی سزا ملی ہوئی ہے کہ نہیں اگر سزا ملی ہے تو اس نے اسے قبول کیا کہ نہیں۔

(۴) جماعت کے کاموں میں اسے شرح صدر رہتا ہے یا حیل و حجت کرتا ہے۔

(۵) اس کی بات سے یہ تو مترشح نہیں ہوتا کہ اس کا مقصد اصلاح نہیں اگر اصلاح ہے تو ایسی بات اس شخص سے کرنے کے کیا معنے جو اس کی اصلاح نہیں کر سکتا۔

(۶) جس کے خلاف وہ بات کر رہا ہے۔ اس کا تعلق دور یا نزدیک سے خلیفہ وقت کے ساتھ تو نہیں یا نظام سلسلہ کے ساتھ تو تعلق نہیں۔

ضروری نہیں کہ جو امور اوپر بتائے گئے ہیں ہمیشہ یہی ہوں شیطان کیلئے دل کے اوپر اثر ڈالنے کے راستے محدود نہیں۔ لیکن اگر انسان اللہ تعالےٰ سے مدد مانگے اور بزدلی نہ دکھائے اور اللہ تعالےٰ نے جو فراست مومن کو عطا کی ہے اس کا صحیح استعمال کرے تو خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ شیطان اس پر تسلط نہیں پا سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ منافقین کو زیادہ جرأت بہت سے لوگوں کی بزدلی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اگر اس منافق کو یہ جرأت نہیں کہ آپ کے بھائی یا بہن کے خلاف بات کرے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اس وجود کے خلاف بات کرے کہ جو ہمیں دنیا کے سارے رشتوں اور دوسری چیزوں سے زیادہ عزیز ہے۔

مجھے قادیان کا ایک واقعہ کبھی نہیں بھولتا۔ ایک منافق کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے کسی وجہ سے کوئی جماعتی فیصلہ کیا ہوا۔ اور پھر اس کے بعد اسے معاف بھی کر دیا۔ اس نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے خلاف بہت سی فضول باتیں کی تھیں۔ معافی کے بعد وہ ایک دن باہر کسی کے کنوئیں پر نہانے گیا جو کہ کسی زمیندار احمدی کا تھا۔ اس زمیندار نے جب اسے دیکھا تو اسے کہا کہ فوراً یہاں سے چلے جاؤ اس پر اس منافق نے کہا مجھے تو حضور نے معاف کر دیا ہے۔ اس زمیندار نے اس کا جواب دیا کہ حضور نے معاف کیا ہوگا۔ ہم نے تو تم کو معاف نہیں کیا اس لئے یہاں سے چلے جاؤ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے دل میں صحیح غیرت تھی۔ اگر واقعی حضور کا وجود ہمارے لئے ویسا ہی عزیز ہے جیسا کہ ہم دعویٰ کرتے ہیں تو ہماری صلح ان لوگوں سے کیسے ہو سکتی ہے سوائے اس کے وہ منافق نہ صرف کامل توبہ کرے بلکہ اپنے رویہ میں بھی ایسی تبدیلی پیدا کرے جو کہ بہت نمایاں ہو۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے کہ اپنے امام کے بارے میں وہ غیرت دکھائیں جس کی مثال نہ پائی جاتی ہو۔

درخواست ہائے دعاء

(۱) میرے بڑے بھائی چوہدری محمد الدین صاحب ان دنوں گوٹھ نور محمد مہاجر (سابق سندھ) بڑی پریشانی اور مشکلات میں مبتلا ہیں اور ان کی بیوی بھی عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالحمید کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

(۲) ہمارے ایک پاکستانی احمدی بھائی مسٹر ایم۔ اے قدیر ہالینڈ میں پانچ سال رہنے کے بعد ستمبر کے آخر میں پاکستان روانہ ہو رہے ہیں۔ برادرم موصوف بڑے مخلص نوجوان ہیں ہمیشہ مشن کے کاموں میں بڑے اخلاص سے حصہ لیا اور مشن کے لئے نہایت مفید وجود ثابت ہوئے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں ان خدمات کی بہتر جزاء عطا فرمائے اور آئندہ انہیں اس سے بہتر خدمات کی توفیق بخشے۔ اور اللہ تعالےٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

خاکسار (حافظ) قدرت اللہ مبلغ ہالینڈ

(۳) میرے والد میاں فیروز الدین صاحب کچھ دنوں سے بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں والد صاحب کی کامل صحت و عافیت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد عبداللہ خاں راجوروی

(۴) ہمارے گھر کے اکثر افراد بیمار ہیں۔ احباب جماعت و درویشان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت کامل عطا فرمائے

لطیف احمد جامعہ احمدیہ ربوہ

(۵) میں آجکل سخت پریشان ہوں اور تکلیف میں ہوں۔ احباب کی خاص دعاؤں کا محتاج ہوں۔ حافظ مبین الحق شمس

ہیڈ اسٹیبرٹ کراچی

(۶) میری والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ چند دنوں سے پاکپٹن میں سخت بیمار رہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد از جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

عبدالغفار خاں رام نگر لاہور

درخواست ہائے دعا

مکرم چوہدری کرم الدین اکرم صاحب کی طبیعت چند دنوں سے علیل ہے۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں (محمود احمد مرزا لاہور)

۲۔ میں عرصہ ۳ ماہ سے بعارضہ سر درد شدید بیمار ہوں۔ کبھی کبھی دو ایک روز کے لئے آرام آجاتا ہے اور پھر وہی شدت سے سر درد شروع ہو جاتا ہے۔ نیز میری امی جان بھی بعارضہ ہائی بلڈ پریشر علیل رہتی ہیں۔ درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ مکمل صحت کے لئے دعا فرماویں۔ جزاکم اللہ

(فہمیدہ عظمت اللہ لاہور)

۳۔ میرا لڑکا انعام الحق چند دنوں سے بیمار ہے۔ نیز مجھے کئی اور بھی پریشانیاں ہیں احباب جماعت و درویشان و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ میرے بچے کی صحت یابی اور میری پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دعا فرمائیں

(انوار الحق چک ۵ شمالی کلر)

ولادت

(۱) برادرم مکرم ملک مبارک احمد صاحب واقف زندگی وکالت تبشیر کو خدا تعالےٰ نے ۲۲ر ستمبر بروز ہفتہ لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

(عبدالقادر ضیغم)

۲۔ مکرم چوہدری بدر سلطان صاحب اختر انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ہاں خدا تعالےٰ نے مورخہ ۲۳ر ستمبر ۵۶ء بروز اتوار رحیم تھا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب کرام بچہ کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں۔

(پیر عبدالحمید ربوہ)

۴۔ میرے بھائی ڈاکٹر محمد دین صاحب صحابی مرحوم کی لڑکی سعادت بیگم صاحبہ سخت بیمار ہے درخواست ہے کہ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ کریم بچی کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(عبدالرحمٰن کارکن بیت المال ربوہ)

اعانت الفضل

رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم عبدالعزیز صاحب فیروزپوری حال لاہور نے اپنی لڑکی کے امتحان میں کامیابی کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت ارسال فرمائے ہیں۔ کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے گا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالےٰ ان کی اس نیکی کو قبول فرمائے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

بندوق برائے فروخت

ایک دونالی بندوق ولائتی ۱۲ بور چند مشکلات کی وجہ سے فروخت کرنا چاہتا ہوں ضرورت مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں۔

دار الخیر جنرل سٹورز غلہ منڈی ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اسلام احمدیت اور دوسرے مذاہب کے متعلق سوال اور جواب انگریزی میں — کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

"تھل میں آباد زمین"

لیہ ضلع مظفر گڑھ میں ایک دوست پیسے کی ضرورت کے باعث اپنے آباد مربعے بر لب سڑک و نہر جن میں دو موگے ہیں بعوض ۱۴۰۰۰ فی مربع کے حساب فروخت کر رہے ہیں نہر بارہ ماہی ہے اور گورنمنٹ اپنا حصہ کاٹ چکی ہے ہر قسم کی تسلی کر دی جائیگی۔ خواہشمند احباب کے لئے نادر موقع ہے۔ اس کے علاوہ دو مربعے آباد و غیر آباد زمین قابل فروخت ہے دوست جلد لکھیں کیونکہ قیمتیں دن بدن چڑھ رہی ہیں

وحید احمد رشید معرفت جمیل جی برادرز — ملتان چھاؤنی

جماعت احمدیہ لاہور کی قرارداد

بقیہ صفحہ اوّل

مبایعین جیسے خیالات نہیں رکھتا تو اس کے متعلق ریزولیوشن پاس کر دیں کہ وہ ہماری جماعت کا ممبر نہیں سمجھا جائے گا۔ تاکہ آئندہ اس کے ذریعہ سے اٹھایا ہوا فتنہ اس جماعت کی طرف منسوب نہ ہو اور وہ اس جماعت کا ممبر ہونے کی حیثیت سے احمدیہ جماعت کے کسی عہدہ کے حصول کے لئے کوشش کرنے کا راستہ تلاش نہ کرے۔ پس میں جماعت احمدیہ لاہور اور ربوہ کو ان کے ریزولیشنوں کے حق ہونے کی وجہ سے ان کے ریزولیوشنوں کی تصدیق کرتا ہوں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں

مکرم عبدالرحیم صاحب پراچہ کا خط

ذیل میں مکرم عبدالرحیم صاحب پراچہ ملتان کا خط شائع کیا جا رہا ہے جو انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں تحریر کیا ہے۔ میاں عبدالوہاب سالہا سال سے احراریوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس بارے میں مزید شہادتیں بھی آئی ہیں جو بعد میں شائع کی جائیں گی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — علیٰ عبدہ المسیح الموعود

ملتان ۳/۵/۵۶ — بحضور سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ — حضور کی صحت کے متعلق تکلیف دہ خبریں آتی رہیں اور پھر غیر ممالک میں مبلغین کے اخراجات کے نتیجہ میں حضور کی صحت پر جو اثر پڑا اور اس کا مخلصین جماعت کو جو صدمہ ہوا وہ اخبار الفضل میں شائع شدہ بیانات سے ظاہر تھا۔ حضور کو ایسی حالت میں ان فتنہ پردازوں نے جو تکلیف پہنچائی اللہ تعالےٰ ان کو اس کی سزا دے گا۔ اس میں بھی اللہ تعالےٰ کی حکمت معلوم ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ پھر ان منافقین کے ذریعہ حضور کی عظمت اور اولوالعزمی ظاہر کرنا چاہتا ہے۔

اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں کے فتنہ کے متعلق حضور کے پیغام کے سلسلہ میں اپنی اور اپنے بچوں کی طرف سے وفاداری اور جان و مال و عزت حضور کے حکم پر قربان کرنے کے عہد کی تجدید پہلے رجسٹرڈ خط میں کر چکا ہوں۔

اب مولوی عبدالوہاب صاحب کا خط حضور کے نام اور حضور کا جواب الفضل میں شائع ہوا تو ایک دو پرانے واقعات حضور کی خدمت (میں) تحریر کرنے لازمی معلوم ہوتے ہیں۔ جن سے مولوی عبدالوہاب کے ان الفاظ کی تردید ہوتی ہے کہ "مجھے آپ سے بچپن سے دلی انس رہا ہے"

ا۔ بہت عرصہ ہوا احمدیہ ہوسٹل لاہور مزنگ کے علاقہ میں نواب صاحب بہاولپور کی کوٹھی میں جس کا مجھے نام یاد نہیں ہوتا تھا میرے بڑے بھائی میاں فضل کریم صاحب پراچہ بی۔ اے ایل ایل۔ بی سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل تھے۔ حضور لاہور تشریف لائے تو ہوسٹل میں ہی قیام فرمایا میں بھی لاہور میں تھا۔ ایک دن حضور باہر تشریف لے گئے اور حضور کے کمرے میں کوئی نہ تھا۔ تو مولوی عبدالوہاب صاحب اس کمرے میں گئے اور حضور کے کاغذات دیکھنے لگ گئے۔ بھائی فضل کریم صاحب

ضروری اعلان

الفضل مجریہ ۲۸ ستمبر ۵۶ء اور ۲۹ ستمبر ۵۶ء میں سردار رحمت اللہ صاحب قادیانی کی طرف سے ایک اعلان بعنوان "برکات خلافت کے موضوع پر ربوہ میں مشاعرہ" شائع ہوا ہے۔ جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ مشاعرہ بمنظوری نظارت اصلاح وارشاد قرار پایا ہے۔

لہٰذا

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت ہذا کی طرف سے کسی مشاعرہ کی اجازت نہیں دی گئی۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد ربوہ

نے دیکھ لیا۔ اور انہوں نے ان سے بہت سختی کی۔ اور حضور کی خدمت میں بھی بعد میں عرض کر دیا۔ اب مجھے یاد نہیں۔ اس وقت میں ہوسٹل میں تھا یا بعد میں بھائی صاحب نے بتایا وہ بہت غصے میں تھے۔ اور کہتے تھے ان کا پیغامیوں سے تعلق ہے۔ اور اسی ضمن میں تلاشی لے رہے تھے۔ انہوں نے مولوی عبدالوہاب صاحب کی سخت بے عزتی کی۔ جو مجھے ناگوار گذری کیونکہ بھائی صاحب نے حضور سے عرض کر دیا تھا۔ اور حضور نے ستاری سے کام لیا۔ مجھے محض حضرت خلیفہ اول رضؓ کے مقام اور پھر بھیروی اور ہمارے بزرگوں کے محسن ہونے اور اکثر بھیرہ کے لوگوں کا ان کے ذریعہ جماعت میں داخل ہونے کی وجہ سے بھائی صاحب پر افسوس ہوا۔ کہ حضور نے تو ستاری کی اور وہ ان کو ننگا کر رہے ہیں۔

(۲) جنگ سے پہلے اور جنگ شروع ہونے کے زمانے میں جو غالباً ۱۹۳۷ء۔ ۱۹۳۸ء، ۱۹۳۹ء تھا۔ میں کاروبار کے سلسلہ میں شملہ جاتا رہا۔ پہلی دفعہ وہاں میں مسلم یا دہلی مسلم ہوٹل میں صحیح نام یاد نہیں ٹھہرا۔ اور پھر دوسری مختلف جگہوں پر ٹھہرا۔ میرا قالین کا کاروبار تھا۔ اور قالین کے ایرانی بیوپاری مال لے کر اس ہوٹل میں ٹھہرتے تھے۔ جس کی وجہ سے اکثر اس ہوٹل میں جانا پڑتا تھا۔ ہوٹل کے مالک دہلی میں ریلوے سٹیشن پر مسلم ریفرشمنٹ روم کے کنٹریکٹر بھی تھے۔ اور ان کا نیجر منظور حسین یا احمد ہوتا تھا۔ مجھے سن صحیح یاد نہیں مگر مندرجہ بالا اوقات کے دوران میں ایک دن اس ہوٹل کے کھانے کے کمرے میں چائے یا کھانا کھا رہا تھا۔ تو وہاں ایک سفید ریش معمر مولوی صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اب یاد نہیں کہ مولوی عبدالوہاب صاحب وہاں مجھ سے پہلے بیٹھے ہوئے تھے یا بعد میں آئے۔ ان سے وہاں ملاقات ہوئی۔ میں اپنے ساتھی کے ساتھ مصروف رہا۔ مولوی عبدالوہاب صاحب فارغ ہو کر چلے گئے۔ اور میں وہاں بیٹھا رہا۔ نیجر ہوٹل منظور صاحب جن سے میری بے تکلفی تھی۔ آکر پاس ہی بیٹھ گئے۔ ان سفید ریش مولوی صاحب نے جو نہیں جانتے تھے کہ میں احمدی ہوں (مگر منظور صاحب کو میرا اچھی طرح علم تھا) مولوی عبدالوہاب صاحب کا ان کے جانے کے بعد ذکر شروع کر دیا۔ کہ یہ فلاں آدمی ہیں۔ اور یہ ہمیں خبریں دیتے ہیں۔ اور ہمیں انہی لوگوں سے مرزائیوں کے راز معلوم ہوتے ہیں۔ اور کہا کہ (مجھے صحیح یاد نہیں آج یا کل) یہ چودھری افضل حق کے پاس بھی آئے تھے۔ (ان دنوں چودھری افضل حق صاحب شملہ میں تھے) اور بھی گفتگو ہوئی۔ مگر اب اتنا عرصہ گزرنے کے بعد یاد نہیں مگر وہ الفاظ یا مفہوم جن کا مولوی صاحب کا احراریوں سے تعلق ظاہر ہوتا تھا۔ اور پھر خلیفہ اول رضؓ کی اولاد کس طرح بھول سکتے ہیں۔ سخت صدمہ ہوا۔ میں نے کسی رنگ میں بعد میں مولوی صاحب سے خود چودھری افضل حق صاحب سے ملاقات کی تصدیق بھی کروالی۔ پیغامیوں سے ان کے تعلقات کا کئی دفعہ سن چکا تھا۔ مگر یہ الفاظ رنج دہ تھے۔ منظور صاحب نے میرے ساتھ تعلقات کی وجہ سے ان سفید ریش مولوی صاحب کو یہ نہ بتایا۔ کہ یہ احمدی ہیں۔ بلکہ مسکراتے رہے۔ اور انہیں نہ ٹوکا۔ جب وہ مولوی صاحب چلے گئے۔ تو مجھے بتایا کہ یہ مولوی صاحب مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی احراری لیڈر کے والد ہیں۔ بعد میں دوسروں سے بھی تصدیق ہو گئی کہ یہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے والد ہیں۔ کیونکہ پھر کئی دفعہ ملنے کا موقعہ ملا۔

میں ان الفاظ پر جو مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے والد نے کہے تھے۔ حرف بحرف حلف نہیں اٹھا سکتا۔ مگر میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی کے والد صاحب نے جن کا نام مجھے یاد نہیں (ان کا نام غالباً محمد ذاکر تھا۔ جنہوں نے غالباً اپنے بیٹے کے خلاف ایک الیکشن کے موقعہ پر اشتہار بھی شائع کیا تھا) اس مفہوم کے الفاظ کہے تھے۔ کہ مولوی عبدالوہاب صاحب احراریوں کے مخبر ہیں۔ اور آج یا کل بھی (شملہ میں) چودھری افضل حق صاحب کے پاس آئے تھے

حضور ہمارے خاندان کے سب افراد کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولادوں کو خادم اسلام بنائے۔ اور حضور کے ہر حکم پر ہر قسم کی قربانی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ (دستخط) احقر عبدالرحیم پراچہ ملتان

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں!

ماہ ستمبر کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔ ان بلوں کی رقم دس اکتوبر سے قبل دفتر روزنامہ الفضل ربوہ میں پہنچ جانی چاہیئے۔

(مینجر)